السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد اللہ میرے ہاں ایک لڑکا اور لڑکی پیدا ہوئی اوران دونوں کا عقیقہ کرنے کےلیے میرے پاس گنجائش نہیں تھی تو وہ بڑے ہوگئے اوراب 19،16 سال کے ہوگئے ہیں اورمیں ان کی والدہ سے الگ ہوچکا ہوں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ان دونوں کا عقیقہ کرنا ضروری ہے اورمیں نے ابھی تک ایسا نہیں کیا کیونکہ میرے والد نے میرے عقیقے کا اہتمام بھی نہیں کیا تھا توکیا میں ذخیرہ کرتے ہوئےاپنے تمام کا عقیقہ کرسکتا ہوں؟ کیونکہ میں ہراچھے کام میں اپنی حالت کودرست کرنے کےلیے اللہ عزوجل کے قریب ہونا چاہتا ہوں یا کہ وہ ہم سے ختم ہوچکا ہے اوراس کا ہمیں فائدہ نہیں ہوگا؟ اورکیا اگرمیں کچھ پمفلٹ اورکتابچے تیارکرواؤں اوران کی نشرواشاعت بھی مکمل ہوجائے اس مقصد کےلیے کہ یہ ان کےلیے صدقہ جاریہ بن جائے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان دونوں کوفائدہ دے کران کی حالت کو درست کردے کیا وہ صدقہ جاریہ فائدہ دے گا؟ یا میں کون سا کام کروں کہ اللہ مجھے ہدایت دے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اکثر علماء کے مذہب کے مطابق عقیقہ سنت ہے صرف اہل ظھواہر اورتابعین میں سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے واجب قرار دیا ہے اور عقیقہ کوواجب کرنے والے نے سلمان بن عامر الضبی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث سے دلیل لی ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے معلق بیان کیا ہے اورامام احمد رحمۃ اللہ علیہ اوراصحاب سنن نے موصول بیان کیا اوراس کی سند صحیح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذٰى"[1]

"بچے کے ساتھ عقیقہ ہے اس سے خون بہاؤ اوراس سے گندگی دور کرو۔" فَأَهْرِيقُوا (خون بہاؤ) یہ حکمی فعل ہے اور حکم واجب ہونے کوچاہتا ہے اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اوراصحاب سنن کے نزدیک ثابت ہے جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح کہا ہے اورایسے ہی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَابِعِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ"[2]

"ہر بچہ عقیقے کے بدلے گروی رکھا ہوا ہے اس کے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے گا اوراس میں نام رکھا جائے گا اوراس کے سر کومنڈھایا جائے گا۔"

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے یعنی جب وہ عقیقہ کیے بغیر فوت ہوجائے تو وہ اپنے والدین کے حق میں سفارش نہیں کرے گا اورکچھ اہل علم کا کہنا ہے ہر بچہ اپنے عقیقے کے بدلے گروی ہے یعنی عقیقہ کرنے تک اس کا نام نہ رکھا جائے اور سر نہ منڈھایا جائے تاکہ کہا جائے یہ فلاں کا عقیقہ ہے اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لیے ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔

اورکچھ اہل علم کا موقف ہے کہ عقیقہ سنت مستحب ہے اورواجب نہیں اوریہی درست ہے کیونکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اورابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حسن سند سے بیان کیا ہے عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنے باپ اوران کا باپ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً اللہ تمہارے عقوق (نافرمانی) کوناپسند کرتا ہے" توانھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے اس کے بارے نہیں پوچھتے لیکن ہم آپ سے اپنے میں سے کسی ایک کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا کوئی بچہ پیدا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَفْعَلْ، عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ"[3]

"جواپنے بچے سے قربانی کرنا چاہتا ہے توکرگزرے بچے سے برابر کی دو بکریاں اوربچی سے ایک بکری۔"

توعقیقہ مستحب ہوالیکن آپ ملاحظہ کریں کہ عقیقے کے بارے میں آنے والی احادیث کا تعلق اس فرمان سے "الغلام والجاریة" (بچہ اوربچی) ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ"[4]

"بچے سے دو برابر کی بکریاں اوربچی سے ایک بکری ہے۔"

اسی طرح یہ بلوغت سے پہلے کے ساتھ مشروط اورخاص ہے اسی بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَابِعِ اس سے ساتویں دن ذبح کیا جائے" یہ وقت مقرر کرنے

کےلیے نہیں یہ اختیار کےلیے ہے اور پسندیدہ وقت یہ ہے کہ اسے ساتویں دن ذبح کیا جائے لیکن اگر ساتویں دن کے بعد ذبح کیا جائے تو یہ جائز ہے جب تک بچہ اور بچی بالغ نہ ہوں تو اگر وہ بالغ ہو جائیں تو جسے ان دونوں کے عقیقے کا خطاب کیا گیا ہے وہ ختم ہو جائے گا اور اس کے بعد ان کےلیے یہ جائز ہو گا کہ اپنی طرف سے عقیقہ کر لیں لیکن یہ پوشیدہ نہیں کہ یہ احادیث بچے اور بچی کے ساتھ خاص ہیں البتہ بڑے کا اپنا عقیقہ کرنا دلیل کا محتاج ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ والی حدیث کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا عقیقہ کیا کمزور حدیث ہے اسے دلیل نہیں بنایا جا سکتا ۔

پملفٹ اور کتابچوں کو اللہ کا قرب حاصل کرنے کےلیے بانٹنا صدقے کی طرح ہی ہے نیز علم ان لوگوں میں عام کرنا جو وہ کتابچے اور پملفٹ خرید ہی نہیں سکتے تو یہ ایک مفید کام ہے بشرطیکہ اس میں نیت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی ہو۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن عبدالمقصود)

---

[1]5154(صحیح البخاری رقم الحدیث ۔)

[2]2837(صحیح سنن ابی داوٗد رقم الحدیث ۔)

[3]4212(صحیح سنن النسائی داوٗد رقم الحدیث ۔)

[4]2837(صحیح سنن ابی داوٗد رقم الحدیث ۔)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 710

محدث فتویٰ